





علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بچے کے اخراجات باپ پر واجب ہیں چاہے وہ اپنی بیوی کو رکھے یا اسے طلاق دے، اور چاہے بیوی مالدار ہو یا مسکین و فقیر باپ کی موجودگی میں ماں پر اولاد کی خرچ لازم نہیں ہوگا

اور مطلقہ عورت کا بچوں کی پرورش کرنے کی صورت میں اولاد کا سارا خرچ باپ کے ذمہ ہوتا ہے، اور دودھ پلانے اور پرورش کرنے والی عورت بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے

اولاد کے خرچ و اخراجات میں بچے کی رہائش اور کھانا پینا اور لباس اور تعلیم اور ہر وہ جس کی انہیں ضرورت ہو وہ اشیاء شامل ہیں، اور ان اخراجات کو بہتر طریقہ سے مقرر کیا جائیگا اور اس میں خاوند کی حالت کا خیال رکھا جائیگا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

کشدگی والے کو اپنی کشدگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حیثیت کے مطابق) دے، کسی شخص کو اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا الطلاق (7)۔

اور یہ چیز علاقے اور شخص کے اعتبار سے مختلف ہوگی اس لیے اگر خاوند غنی و مالدار ہے تو خرچ اس کی مالدار کی کے مطابق ہوگا، یا پھر اگر فقیر و تنگ دست یا متوسط طبقہ کا ہے تو بھی اس کی حالت کے مطابق ہوگا

اور جب والدین کسی متعین مبلغ پر اتفاق کر لیں چاہے زیادہ ہو یا قلیل تو یہ ان پر منحصر ہے، لیکن تنازع اور اختلاف کے وقت فیصلہ قاضی ہی کریگا

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ مطلقہ عورت خاوند سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بچے کی رضاعت اکیلیے والد کے ذمہ ہے، اور جب ماں طلاق شدہ ہو تو اسے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، ہمارے علم میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں"

دیکھیں: المغنی (430/11)۔

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے :

جب ماں بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرے تو یہ اس کا حق ہے، چاہے باپ کو دودھ پلانے والی بغیر اجرت کے مل جائے یا اجرت کے بغیر نیلے"

دیکھیں: المغنی (431/11)۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علماء کرام کا اتفاق ہے کہ رضاعت کی اجرت کا اسے حق ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو۔ انتہی

ماخوذ از: الفتاویٰ الکبریٰ (347/3)۔



سوم:

پرورش جیسا کہ علماء نے اس کی تعریف کی ہے یہ شمار ہوگی کہ جو پچھلے معاملات کو خود پٹا نہ سکے اور تمیز نہ کر سکے اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنا اور اس کی تربیت کرنا اور جو اس کی اصلاح کا باعث ہو اور اسے تکلیف دہ اشیاء سے بچائے یہ پرورش کہلاتیگی "

دیکھیں: روضۃ الطالبین (98/9).

اس پرورش کا مقصد چھوٹے بچے کی دیکھ بھال اور اس کے امور کو سرانجام دینا ہے، لہذا پرورش میں پرورش کر دہ بچے کی مصلحت کا خیال رکھنا ہے، اس لیے جب باپ اس واجب کو پورا نہ کرے اور اس سے رک جائے اور اس میں خرچ بھی شامل ہے تو وہ گنہگار ہوگا، اور اس سے اس کا حق پرورش ساقط ہو جائیگا

الروض المرئع میں درج ہے:

"اور پرورش والے بچے کو ایسے ہاتھ میں نہیں رہنے دیا جائیگا جو اس کی حفاظت نہ کر سکے اور نہ ہی اس کی دیکھ بھال کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے پرورش کا مقصد فوت ہو جائیگا "

دیکھیں: الروض المرئع (251/3).

اور ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"پرورش تو بچے کے حق کی وجہ سے ثابت ہے، لہذا یہ ایسے طریقہ سے مشروع نہیں ہوگی جس میں بچے کی بلاکت و ضیاع اور اس کے دین کا ضیاع ہو "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (190/8).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس بنا پر کہ جب ہم والدین میں سے کسی ایک کو مقدم کریں تو ہمیں بچے کی حفاظت اور دیکھ بھال کا خیال کرنا ہوگا، اسی لیے امام مالک اور لیث رحمہما اللہ کہا کرتے تھے:

جب ماں حفاظت اور بچاؤ کی جگہ نہ ہو، یا پسند نہ ہو تو باپ کو اس سے اپنی بیٹی لینے کا حق حاصل ہے، اور اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ سے مشہور روایت میں ہے، کیونکہ باپ کو حفاظت و دیکھ بھال پر قادر شمار کیا جائیگا، لیکن اگر وہ اس کی ادائیگی کرنے میں قابل و سست ہو یا عاجز ہو یا پسند نہ ہو یا پھر دلوٹ ہو اور ماں اس کے برعکس صحیح ہو تو پھر بلاشک و شبہ ماں بیٹی کی زیادہ حقدار ہوگی

ہمارے شیخ کہتے ہیں:

جب والدین میں سے کسی ایک نے بھی بچے کی تعلیم چھوڑ دی جو اللہ نے ان کے ذمہ واجب کی تھی تو وہ گنہگار ہے اور وہ اس کا ولی و ذمہ دار نہیں بن سکتا، بلکہ جو کوئی بھی اپنی ذمہ داری میں رہنے والے کے واجب کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کو اس کی ولایت کا کوئی حق نہیں، بلکہ یا تو اس سے اس کی ولایت ختم کر دی جائیگی اور اس کی جگہ کسی اور کو قائم مقام بنا دیا جائیگا، یا پھر اسے اس کے سپرد کر دیا جائیگا جو اس واجب کو پورا کرتا ہو، کیونکہ مقصود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب امکان اطاعت و فرمانبرداری ہے

اگر بالفرض باپ کسی ایسی عورت سے شادی کر لیتا ہے جو اس کی بیٹی کی مصلحت کا خیال نہیں کرتی، اور نہ ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور اس بیٹی کی ماں اپنی سوکن سے زیادہ بیٹی کا خیال رکھ سکتی ہے تو پھر قطعی طور پر پرورش ماں کا حق ہوگا "



دیکھیں: زاد المعاد (424/5).

اور شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بچے کی پرورش کے واجبات میں سے کسی چیز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے، اوبچے کو جس کی ضرورت تھی اس مصلحت کو پورا نہیں کرتا تو اس کی ولایت ساقط ہو جائیگی اور دوسرے کو متعین کر دیا جائیگا"

دیکھیں: فتاویٰ السعدیہ (535).

اس بنا پر جب باپ اپنی اولاد کے اخراجات روک لے تو اس کا حق پرورش ساقط ہو جائیگا، چاہے اس نے ماں کو نقصان دینے کے لیے ہی بچوں کا خرچ بند کیا ہو، یہ اس کی دلیل ہے کہ باپ اولاد می مصلحت کا امین نہیں، اور اس حالت میں ماں کو قاضی کے پاس جا کر اپنی اولاد کا خرچ طلب کرنے کا حق حاصل ہوگا

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

20473